روزنامہ "الفضل" قادیان ——— ۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۰ھ

فرقہ وارانہ فسادات کے انسداد کے لئے مُجرموں کی مذمت کرنی چاہیئے

پچھلے دنوں اپنے وطن احمد آباد کے ہندو مسلم فسادات کا ذکر کرتے ہُوئے گاندھی جی نے جب ایک طرف تو ان کی ساری ذمہ واری مسلمانوں پر ڈال دی۔ اور دوسری طرف اپنے عدم تشدد کے عقیدہ کے خلاف ہندوؤں کو یہ تلقین کی۔ کہ بزدلی سے تشدد بہتر ہے۔ اور ضرورت کے وقت وُہ پرتشدد مزاحمت کر سکتے ہیں۔ تو اس سے صحیح یا غلط طور پر بعض اسلامی حلقوں میں یہ سمجھا گیا۔ کہ گاندھی جی نے ہندوؤں کو مسلمانوں پر تشدد کرنے کی تلقین کی ہے۔ اور بعض مقامات کے فسادات کو جہاں مسلمانوں پر نہایت شرمناک مظالم توڑے گئے اسی کا نتیجہ سمجھا گیا۔ معلوم ہوتا ہے گاندھی جی نے اسے مسلمانوں میں اپنی شہرت کے لئے نقصان رسان خیال کیا۔ اور حال میں جب صوبہ بہار کے قلیل التعداد اور ستم زدہ مسلمانوں کی مظلومیت ایک بےگناہ مسلمان خاندان کے تہ تیغ کر دیئے کی صورت میں نمودار ہوئی۔ تو گاندھی جی کی رگِ ہمدردی پھڑک

اٹھی۔ اور انہوں نے ایک خاص اعلان شائع کیا جس میں لکھا:۔

"مجھے سرکاری اعلان سے اس واقعہ کی اطلاع پا کر سخت تکلیف اور ندامت ہُوئی ہے۔ کہ ایک مسلمان خاندان کو کسی وجہ اشتعال کے بغیر قتل کر دیا گیا۔ اس خاندان میں ایک تین سال کی بچی بھی شامل تھی"

اس کے ساتھ ہی یہ بھی تسلیم کیا۔ کہ "میرے نزدیک تشدد کے اصُول کی بناء پر بھی ایسے جرائم کی تائید نہیں کی جا سکتی" گویا انہوں نے محسُوس کیا۔ کہ تشدد کے استعمال کی۔ انہوں نے جس حد تک اجازت دی تھی۔ اس واقعہ میں اس سے بہت زیادہ تجاوز کیا گیا ہے۔ غالباً یہی احساس ہے۔ جس نے گاندھی جی کو اس حادثہ کے خلاف آواز اُٹھانے۔ اور اس کا ارتکاب کرنے والوں کی مذمت کرنے پر آمادہ کیا۔ ورنہ اسی ہندوستان میں مسلمانوں پر ہندوؤں کے مظالم کے ایسے ایسے رُوح فرسا حادثات گزر چکے ہیں۔ جن کے مقابلہ میں اس واقعہ کی کوئی حقیقت ہی نہیں۔ مگر ان کے خلاف گاندھی جی نے کبھی آواز نہ اٹھائی اگر یہ طریق ہر موقعہ پر اختیار کیا جاتا۔ اور نہ

صرف گاندھی جی۔ بلکہ دُوسرے ہندو لیڈر بھی اس میں حصہ لیتے۔ تو آج تک فرقہ وارانہ فسادات میں بہت کمی واقعہ ہو چکی ہوتی۔ دراصل فرقہ وارانہ فسادات کے روکنے کی ایک بہترین صورت یہ بھی ہے۔ کہ جب اس قسم کا کوئی واقعہ ہو۔ تو ہندو و مسلمان لیڈر اور ذمہ وار اصحاب ان لوگوں کی مذمت کریں۔ جن کی زیادتی ثابت ہو۔ اور کسی رنگ میں بھی ان کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے۔ عرصہ ہوا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ یہ تجویز اہل ہند کے سامنے پیش فرما چکے ہیں۔ حضور کا ارشاد یہ تھا۔ کہ فرقہ وارانہ فسادات کی ایک بڑی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ فسادی بااثر لوگوں کو اپنے لئے پشت پناہ سمجھتے ہیں۔ کیونکہ کسی حادثہ کے ہو جانے پر ہندو لیڈر ہندوؤں کی اور مسلمان لیڈر مسلمانوں کی حمایت کرنے لگ جاتے ہیں۔ ہندو مسلمان لیڈروں کو نہ صرف اس طرح نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ جن لوگوں کی زیادتی ثابت ہو۔ ان کے ہم مذہب لیڈروں کو ان کی مذمت کرنی چاہیئے۔ اور مظلوم فریق سے ہمدردی ظاہر کرنی چاہیئے ؛؛

مذکورہ بالا واقعہ میں گاندھی جی نے ایک حد تک اسی تجویز پر عمل کیا ہے۔ ایک حد تک اس لئے کہ مجرموں کی مذمت تو کی ہے مگر انہیں ہندو تسلیم کرنے کی جُرأت نہیں کر سکے۔ بلکہ یہ کہا ہے۔ کہ "قاتلوں نے خواہ وُہ کوئی بھی کیوں نہ ہوں۔ اس فعل سے نہ اپنے آپ کو فائدہ پہونچایا ہے۔ نہ اپنے مذہب کو۔ اور نہ ہی وطن کو" حالانکہ چاہیئے یہ تھا۔ کہ جب گاندھی جی نے اس حادثہ کی دوسری تفاصیل کو "سرکاری بیان" سے درست مان لیا تھا۔ تو مجرمین کا ہندو ہونا بھی تسلیم کر لیتے۔ اور انہیں مخاطب کر کے صاف الفاظ میں یہ کہتے۔ کہ تم نے ہندو دھرم کو اپنے ظالمانہ فعل سے سخت بدنام کیا ہے۔ اس کا اثر یقیناً بہت بہتر ہوتا۔ اور فرقہ وارانہ فسادات پر اس کا مفید اثر پڑتا ؛

اسی سلسلہ میں ہم ہندو مسلمان لیڈروں سے گزارش کرتے ہیں۔ کہ وُہ اس طریق پر پوری طرح عمل کر کے دیکھیں۔ یعنی جہاں فرقہ وارانہ فساد ہو۔ اس میں اگر ہندوؤں کی زیادتی ثابت ہو۔ تو ہندو لیڈروں کی مذمت کریں اور اگر مسلمانوں کی زیادتی پائی جائے۔ تو مسلمان لیڈروں کو سرزنش کر لیا اور یہ بات پیش نظر رکھیں۔ کہ فسادیوں کی کسی رنگ میں بھی حوصلہ افزائی نہ کی جائے۔ اس کا نتیجہ انشاء اللہ تعالےٰ نہایت مفید ثابت ہوگا ؛

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ احسان ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ ۱۱/۱۲ تاریخ کی درمیانی شب حضور کو پیچش کا حملہ ہوا۔ جو کل دن بھر شدت کے ساتھ جاری رہا۔ گزشتہ رات کے پچھلے حصہ میں اس میں کمی ہوئی۔ اور آج دن میں کافی تخفیف رہی۔ بوجہ علالت چونکہ حضور نماز جمعہ کے لئے تشریف نہ لا سکے۔ اس لئے خطبہ جمعہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے پڑھا۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و درازیٔ عمر کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور علیل ہے دعائے صحت کی جائے۔

کل شام بابو محمد عبد اللہ صاحب اوورسیر سوڈان کی لڑکی رشیدہ بیگم کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس موقعہ پر بہت سے اصحاب کو دعوت طعام دی گئی۔

اخبار احمدیہ

احمدی احباب کو سرکاری خطاب } ملک معظم کے یوم پیدائش پر اعزازی خطابات کی جو فہرست شائع ہوئی ہے اس میں جناب مولوی محمد صاحب اسسٹنٹ ڈائرکٹر محکمہ تعلیم مدراس کو خان بہادر اور جناب شیخ جلال الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ کمرشل برانچ ہیڈ کوارٹرز آفس این۔ ڈبلیو۔ آر۔ لاہور کو خانصاحب کا خطاب عطا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اور اس عزت افزائی کو قوم و ملت کے لئے مفید بنائے۔

درخواست ہائے دعا } (۱) میرے ماموں میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل لاہور کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار سید بشیر احمد از قادیان (۲) اہلیہ شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ کپورتھلہ عرصہ ایک سال سے سخت بیمار ہیں (۳) محمد لطیف گجراتی متعلم مدرسہ احمدیہ کے بھائی منشی عبد الرشید صاحب یو۔ پی میں عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

اعلانِ نکاح } مسماۃ ریشم بی بی بنت چودھری کریم بخش ساکن تلونڈی جھنگلاں کا نکاح بعوض مبلغ دو صد روپیہ چودھری علی احمد صاحب ولد چودھری مبارک علی صاحب سے اور مسماۃ زینب بنت چودھری مبارک علی صاحب ساکن دیال گڑھ کا نکاح چودھری عبد الرحمن صاحب ولد چودھری عبد اللہ ساکن پیرو شاہ سے ۱۳ جون کو خاکسار نے مسجد اقصیٰ میں پڑھا۔ چودھری مبارک علی صاحب سلسلہ کے شدید ترین مخالفین میں سے تھے کہ کچھ عرصہ ہوا اللہ تعالیٰ نے ان کو قبول احمدیت کی توفیق بخشی۔ انہوں نے نکاح کے موقعہ پر اپنی لڑکی زینب کو اپنی جائداد سے اس کا شرعی حصہ دیا۔ خاکسار عبد الاحد مولوی فاضل

دعائے مغفرت } (۱) حاجی حافظ عبد الجلیل صاحب آنریری مجسٹریٹ شاہجہان پور کے بڑے صاحبزادے محمد کامل صاحب کا بعمر ۲۰ سال ۸ جون انتقال ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت و نعم البدل کریں۔ خاکسار حبیب احمد از قادیان (۲) میرے خسر منشی محمد شفیع صاحب شیخوپورہ بعمر ۶۰ سال ۷ رجون کو وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ بسمل دین ٹیلر ماسٹر قادیان

ترانۂ ارادت

تجھ پر سلام لاکھوں اے قادیان والے
اے قادیان والے۔ دار الامان والے

تیرا خیال ہیہم۔ تیرا ہی ذکر ہر دم
وجہ سکون پُر غم۔ اے آن بان والے

سرتاج اولیا ہے۔ قوموں کا رہنما ہے
تیرا وجود دیکھا نام و نشان والے

ہم تیرے ہو چکے ہیں۔ وُہ بیج بو چکے ہیں
پھل کھا رہے ہیں جسکے دنیا جہان والے

جو کام کر دکھایا تیرے قلم نے آقا
کر سکتے ہیں بھلا کیا سیف و سنان والے

تو نے ہمیں نکالا۔ ظلمات کافری سے
روشن نشاں دکھا کر۔ روشن نشان والے

تحریر میں بلاغت تقریر میں فصاحت
اعجاز مانتے ہیں۔ جادو بیان والے

بھیجیں درود تجھ پر سونے سے پہلے اکثر
افریقہ۔ امریکا۔ ہندوستان والے

جو وحیِ حق میں آئی۔ خاتم نے جو بتائی
وہ شان تو نے پائی اے اونچی شان والے

حلقے میں تیرے آئے دشمن۔ تو منہ کی کھائے
رکھتے نہیں یہ ہمت تاب و توان والے

وُہ دن بھی آ رہا ہے۔ گُن گائینگے رہے ہی
سارے زمین والے۔ سب آسمان والے

مامور اپنا بھیجا۔ رستہ دکھایا سیدھا
کرتے ہیں شکر مولیٰ۔ دل سے زبان والے

دنیا کے عیش چھوڑیں عقبیٰ سے رشتہ جوڑیں
یہ نفع مند سودا۔ کرلیں زیان والے

پیتے ہی جس کے ساقی چودہ طبق ہوں روشن
کنٹر کہاں رکھے ہیں وہ ارغوان والے

اک زلزلہ ہے برپا پانی ہوا زمیں پر
اکمل کا ہو محافظ او۔ لامکان والے

خدام الاحمدیہ کا تیراکی میں مقابلہ

قادیان ۱۲ احسان تعلیمی اور روحانی ترقیات میں جسمانی صحت بڑا حصہ رکھتی ہے جس مستعدی سے ایک تندرست نوجوان دینی امور سرانجام دے سکتا ہے۔ اسی طرح ایک نحیف الجثہ اور کمزور صحت کا انسان ہرگز نہیں کر سکتا۔ اچھی صحت۔ تحمل برداشت اور وقار نفس کی خوبیوں کو تقویت دیتی ہے۔ جس سے ایک کمزور صحت کا نوجوان اکثر محروم رہتا ہے۔ اور بزدلی کا شکار رہ جاتا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ ہر ممکن موقعہ سے جو کہ نوجوانوں کی صحت کو ترقی دینے کا ذریعہ بن سکتا ہو فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں تیراکی اور گھوڑے کی سواری کے متعلق خاص طور پر ہدایت فرمائی تھی۔ اس کے پیش نظر قادیان کے خدام گاہے گاہے قادیان کی مغربی نہر پر جا کر مشق کرتے ہیں آج مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مقابلہ کا انتظام کیا گیا۔ حاضری خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی تھی۔ مقابلہ کے اختتام پر صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے اول و دوم رہنے والوں کو انعامات تقسیم کئے۔ باہر کے خدام کو بھی چاہیئے کہ تیراکی کو رواج دینے کی کوشش کریں۔ (۱) نہر کو چوڑائی میں سیدھا پار کرنا اول مصلح الدین بورڈنگ تحریک جدید دوم عبد الستار محلہ دار الرحمت (۲) چالیس گز الٹا تیرنا۔ اول مصلح الدین بورڈنگ تحریک جدید۔ دوم ناصر احمد قادیانی بورڈنگ تحریک جدید (۳) لمبا تیرنا ۲۰۰ گز۔ اول مصلح الدین بورڈنگ دوم خواجہ محمد امین محلہ دار الرحمت (۴) پل پر سے سر کے بل چھلانگ۔ اول مبارک احمد بورڈنگ تحریک جدید (۵) غوطہ (پانی کے نیچے دور تک جانا) اول یوسف علی دار الفضل۔ خاکسار غلام حسین مہتمم ذہانت و صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ

مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی صداقت احمدیت کا ایک زندہ نشان ہے

جماعت احمدیہ کی ترقی۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب کی اپنے ارادوں میں پیہم ناکامی

از جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلیٰ

اخفاء حق کی کوشش

مولوی ثناء اللہ صاحب نے کافی دیر تک خاموشی کے بعد اہلحدیث ۱۳ر مئی ۱۹۴۱ء میں "آخری فیصلہ" کے متعلق ایک نوٹ شائع کیا ہے۔ مولوی صاحب کی یہ دیرینہ عادت ہے۔ کہ وہ حوالوں کے ایک حصہ کا اخفاء کر جاتے۔ یا سرے سے ہی ان کا انکار کر دیتے ہیں۔ چنانچہ ابتداء میں مولوی صاحب نے لکھا تھا۔ کہ انہوں نے زندہ رہ کر ہدایت اور استفادہ حاصل کرنیکی کوئی خواہش نہیں کی اور نہ نشانات کی آرزو کی تھی۔ کہ مجھے نشانات دکھلائے جائیں۔ لیکن جب مولوی صاحب کے سامنے اخبار "وطن" اور "اہلحدیث" کے مکمل حوالے پیش کر دیئے گئے جن سے ہمارا دعوے ثابت ہوتا تھا۔ تو اس کے بعد مولوی صاحب نے ان حوالوں کے متعلق بالکل خاموشی اختیار کر لی۔ نہ ان کی تائید کرتے ہیں۔ اور نہ ہی تردید۔ اور نہ یہ بتاتے ہیں۔ کہ ان حوالوں کا اس مقصد کے سوا جو ہم نے بیان کیا۔ ان کا کوئی اور مقصد تھا۔ وہ حوالے اب میں دوبارہ نقل کر دیتا ہوں۔ تاکہ مولوی صاحب بتا سکیں۔ کہ ان کا کیا مقصد تھا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا تھا:

الف۔ "میرا مقابلہ تو آپ سے ہے اگر میں مر گیا۔ تو میرے مرنے سے اور لوگوں پر کیا حجت ہو سکتی ہے۔ جبکہ بقول آپ کے مولوی غلام دستگیر قصوری مرحوم۔ مولوی اسمٰعیل علیگڑھی مرحوم۔ اور ڈاکٹر ڈوئی امریکن اس طرح مر گئے۔ تو کیا لوگوں نے آپ کو سچا مان لیا ہے؟ ٹھیک اسی طرح اگر یہ واقعہ ہو گیا۔ تو کیا نتیجہ؟" (اہلحدیث ۲۶ر اپریل ۱۹۰۷ء)

ب۔ "آج کل طاعون سے مر جانا کونسی بڑی بات ہے۔ ہم پوچھتے ہیں۔ کہ کوئی ایسی نشانی دکھاؤ۔ جو ہم بھی دیکھ کر عبرت حاصل کریں۔ مر گئے تو کیا دیکھیں گے۔ کیا ہدایت پائیں گے آپ خدا سے دعا کریں۔ کہ کوئی ایسی علامت معہ تاریخ مقرر کرے۔ جسے دیکھ کر ہم بھی آپ کی ہدایت سے مستفیض ہوں" (وطن ۲۶ر اپریل ۱۹۰۷ء)

ان حوالوں کے متعلق میں نے "الفضل" ۲۰ مارچ ۱۹۴۱ء میں لکھا تھا۔ کہ:-

"مولوی صاحب زندہ رہ کر صداقت کے نشانات کے متلاشی تھے۔ اور مولوی صاحب کو یہ گھبراہٹ تھی۔ کہ اگر عذاب الٰہی میں گرفتار ہو کر مر گئے۔ تو ہلاک ہو جانے کی وجہ سے آپ کو ذاتی طور پر کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ آپ کو اس صورت میں فائدہ ہو سکتا تھا کہ آپ زندہ رہیں۔ اور نشان دیکھیں۔ یہ مطلب اس قدر واضح اور بین ہے۔ کہ اس میں کسی قسم کا کوئی شبہ نہیں ہو سکتا اگر مولوی صاحب کے پاس کوئی عذر ہو۔ تو ان کو اس کا ذکر کرنا چاہیئے تھا"!

اس تحریر پر ایک سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا۔ مگر مولوی صاحب نے کوئی مطلب اپنی طرف سے بیان نہیں کیا۔ اور نہ ہی میرے بیان کردہ مطلب پر کوئی جرح کی ہے۔ کیا مولوی صاحب اب بتائیں گے۔ کہ ان تحریرات کا کیا مقصد تھا؟

حوالوں میں کتر و بیونت

اب مولوی صاحب نے مفتی محمد صادق صاحب والے حوالہ کے درج کرنے میں بھی اسی عادت سے کام لیا ہے۔ اور حوالہ کا ایک حصہ تو درج کیا ہے۔ مگر دوسرا چھوڑ دیا ہے۔ اول تو یہ تعجب انگیز بات ہے۔ کہ جنوری ۱۸۹۷ء سے مولوی صاحب کو چیلنج مباہلہ دیا جاتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی بصورت عدم مباہلہ لعنتوں کا وظیفہ سنایا جاتا ہے۔ لیکن مولوی صاحب ۱۹۰۷ء تک مباہلہ کے لئے کوئی حرکت نہیں کرتے۔ البتہ ۱۹۰۷ء میں مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق لکھا۔

"البتہ ہم اپنے نفس کے ذمہ وار ہیں۔ سو ہم تمہارے کرشن کی کذب بیانی پر قسم کھانے کو طیار ہیں۔ آؤ جس جگہ چاہو۔ ہم سے قسم دلوا لو۔ مگر پہلے یہ شائع کرا دو۔ کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا۔ ہم حلفیہ کہدیں گے۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ہم خدا کی طرف سے مامور نہیں جانتے۔ بلکہ اعلےٰ درجہ کا جھوٹا مکار اور فریبی ہے۔ اور اس کی کوئی پیشگوئی خدائی الہام سے نہیں ہے۔ مرزائیو سچے ہو۔ تو آؤ۔ اپنے گرو کو ساتھ لاؤ۔ وہی میدان عیدگاہ امرتسر طیار ہے۔ جہاں تم پہلے ایک زمانہ میں صوفی عبد الحق غزنوی سے مباہلہ کر کے آسمانی ذلت اٹھا چکے ہو۔ امرتسر میں نہیں۔ تو بٹالہ میں آؤ سب کے سامنے کارروائی ہوگی۔ مگر اس کے نتیجہ کی تفصیل اور تشریح کرشن جی سے پہلے کرا دو۔ انہیں ہمارے سامنے لاؤ جس نے ہمیں رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے دعوت دی ہوئی ہے۔" (اہلحدیث ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے چیلنج کی منظوری

مولوی ثناء اللہ کے مندرجہ بالا چیلنج کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی وقت منظور کر لیا چنانچہ الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء میں مفتی محمد صادق صاحب کی طرف سے یہ جواب شائع کیا گیا۔ کہ

"اس مضمون کے جواب میں میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو بشارت دیتا ہوں۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے ان کے چیلنج کو منظور کر لیا ہے۔ وہ بے شک قسم کھا کر یہ بیان کرے۔ کہ یہ شخص اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔ اور بے شک یہ بات کہے کہ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں۔ تو لعنۃ اللہ علے الکاذبین۔"

مگر اب مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں۔

"ہم نے کئی دفعہ لکھا۔ اور اب بھی اس کو مرکز کلام بناتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نے ہمارے ساتھ مباہلہ کرنا کتاب حقیقۃ الوحی کی اشاعت پر موقوف رکھا تھا"!

حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے چیلنج کو صاف الفاظ میں منظور کر لیا تھا جیسا کہ مندرجہ بالا حوالہ میں مفتی صاحب لکھتے ہیں "میں مولوی صاحب کو بشارت دیتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب نے ان کے اس چیلنج کو منظور کر لیا ہے"!

حقیقۃ الوحی کی شرط ضروری نہیں تھی

حقیقۃ الوحی کی اشاعت تک مباہلہ کو ملتوی کرنا مفتی صاحب کی طرف سے ایک تجویز تھی جو اس شرط کے ساتھ مشروط تھی۔ کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب تحریری طور پر اس تجویز کو منظور کر کے بواپسی اطلاع دیں۔ تو حقیقۃ الوحی کی اشاعت تک یہ مباہلہ ملتوی ہو سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ چنانچہ مفتی صاحب لکھتے ہیں "مولوی ثناء اللہ جس صورت میں ہمارے کذب پر علیٰ وجہ البصیرت ایمان رکھتا ہے تو اسے مناسب ہے کہ جو شرط ہم کریں۔ وہ قبول کرے۔ اور ہم کو کسی گریز (بزعم خود) کا موقعہ نہ دے۔ اور وہ منظور کر کے ہم کو اطلاع دے۔ کہ ہم بروقت طیاری کتاب "حقیقۃ الوحی" کا ایک نسخہ اس کو بغرض مباہلہ بھیجدیں۔ اور ساتھ ہی لکھدے کہ کتاب کے پہنچنے پر وہ اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھے گا"!

اب مولوی صاحب نے نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اور نہ مفتی صاحب کو یہ لکھ کر بھیجا۔ کہ آپ کی یہ تجویز مجھے منظور ہے۔ میں مباہلہ کو حقیقۃ الوحی کی اشاعت تک ملتوی کر سکتا ہوں۔ اور ساتھ ہی یہ عہد کرتا ہوں۔ کہ میں کتاب کے پہونچنے پر اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھونگا۔ جب مولوی صاحب کی طرف سے تحریری طور پر یہ جواب اسوقت نہ آیا۔ تو حقیقۃ الوحی کی اشاعت تک التوائے مباہلہ والی شرط جاتی رہی۔ اور اب مولوی صاحب کا یہ لکھنا کہ حقیقۃ الوحی شائع ہو کر میرے پاس نہیں پہونچی۔ میں نے قیمتاً منگالی۔ سراسر دنیا کو دھوکہ دینا ہے کیا مولوی صاحب دکھا سکتے ہیں۔ کہ مفتی صاحب کے مطالبہ کے مطابق انہوں نے قادیان یہ لکھ کر بھیجا۔ کہ مجھے مباہلہ کا ملتوی کرنا حقیقۃ الوحی کی اشاعت تک منظور ہے جبکہ حقیقۃ الوحی کی اشاعت کے ساتھ مباہلہ کا ملتوی ہونا اس شرط کے ساتھ مشروط تھا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اس کو منظور کریں۔ اور مولوی صاحب نے اس کو منظور ہی نہیں کیا۔ تو اذا فات الشرط فات المشروط یہ شرط رہی ہی نہیں۔ اور درحقیقت یہ بطور ترحم ایک فروعی رعایت تھی جسکو مولوی ثناء اللہ صاحب نے منظور نہ کیا اور ان کو حق تھا۔ کہ منظور نہ کرتے کیونکہ انجام آتھم میں تفصیل کے ساتھ شرائط مکمل ہو چکی تھیں:

قابل افسوس امر

پھر مولوی صاحب کا مفتی صاحب کی طرف سے شائع کردہ مضمون سے حقیقۃ الوحی کے شائع ہونے تک مباہلہ کے التوا کو حجت قرار دینا بالکل اس بزدل آدمی کی مثال ہے جس نے کہا تھا۔ کہ میرا اگر کوئی مقابلہ نہ کرے۔ تو دلی تک ملک فتح کرتا چلا جاؤں مگر اس سے بھی زیادہ قابل افسوس امر یہ ہے۔ کہ مولوی صاحب نے "انجام آتھم" کا حوالہ نقل کر کے یہ دھوکا دینے کی کوشش کی ہے

کہ گویا مفتی صاحب نے صرف اسی بات پر مضمون کو ختم کر دیا تھا۔ کہ حقیقۃ الوحی کی انتظار کی جائے حالانکہ یہ بالکل غلط ہے مفتی صاحب نے تو یہ بھی لکھا تھا کہ "پھر کیا حرج ہے کہ تحریر کے ذریعہ مباہلہ ہو جائے" اس دوسری صورت کو بھی مولوی صاحب نے منظور نہیں کیا تیسری صورت مفتی صاحب نے یہ پیش کی تھی۔ کہ "اگر آپ اس بات پر راضی ہیں۔ کہ بالمقابل کھڑے ہو کر زبانی مباہلہ ہو تو پھر آپ قادیان آسکتے ہیں۔ اور اپنے ہمراہ دس تک آدمی لا سکتے ہیں۔ اور ہم آپ کا زادراہ آپ کے یہاں آنے اور مباہلہ کرنے کے بعد پچاس روپیہ تک دے سکتے ہیں۔ لیکن یہ امر ہر حالت میں ضروری ہوگا۔ کہ مباہلہ ہونے سے پہلے فریقین میں شرائط تحریر ہو جاوینگے اور الفاظ مباہلہ تحریر ہو کر اس تحریر پر فریقین اور ان کے ساتھ گواہوں کے دستخط ہو جائیں گے۔ **اور قادیان آنے کی صورت میں ہم شرط حقیقۃ الوحی کو بھی ضروری نہیں سمجھتے**"

مندرجہ بالا حوالہ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حقیقۃ الوحی کی شرط ضروری نہیں تھی۔ اب مولوی صاحب نے نہ حقیقۃ الوحی کی شرط کے متعلق لکھ کر بھیجا۔ کہ یہ مجھے منظور ہے۔ نہ تحریری مباہلہ کے لئے فوراً تیار ہوئے۔ اور نہ ہی قادیان آئے۔ اور نہ ہی اطلاع دی۔ اور نہ ہی مباہلہ کے لئے قادیان آنا منظور کیا۔ بلکہ متواتر ۱۵ دن تک خاموش رہے۔ جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ بغیر کسی قسم کی کمی و بیشی کرنیکے مولوی صاحب اپنے پہلے چیلنج پر قائم ہیں۔ والا حضرت صاحب کو "آخری فیصلہ" کے لکھنے کی ضرورت کیا تھی۔ آخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت آخری فیصلہ والی دعا شائع کر دی جس کے جواب میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا۔

"کوئی ایسی نشانی دکھاؤ جو ہم بھی دیکھ کر عبرت حاصل کریں۔ مر گئے تو کیا دیکھیں گے کیا ہدایت پائیں گے" (اخبار وطن لاہور نمبر ۱۶ جلد ۷ ۲۶ ؍ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۱)

اب مولوی صاحب زندہ ہیں۔ اور ہر روز اللہ تعالیٰ صداقت احمدیت کے تازہ بتازہ نشانات انہیں دکھلا رہا ہے مگر مولوی صاحب کو ہدایت نصیب نہ ہوئی

مولوی ثناء اللہ صاحب کو ہر میدان میں شکست

حقیقت یہ ہے کہ مولوی صاحب کسی رنگ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ پر آنے کو تیار نہ تھے۔ تفسیر نویسی میں مقابلہ پر آنے سے فرار اختیار کرتے رہے۔ جلسہ اعظم مذاہب میں جہاں مقابلہ ہوا مولوی صاحب اور دیگر علماء کو سخت شکست ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اسلام کا بول بالا کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان وحی "اللہ اکبر خربت خیبر" پوری شان کے ساتھ ظاہر ہوئی۔ اور ان علماء سوء پر اللہ تعالیٰ نے اسی رنگ میں اتمام حجت کی۔ جس رنگ میں منکرین قرآن و اسلام پر حجت پوری ہونا یہ علماء مانتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ فاتوا بسورۃ من مثلہ کا نظارہ ایسے رنگ میں پورا ہوا۔ کہ اب علماء سوء یا پیروان دیگر مذاہب کسی رنگ میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حقیقت کو مجدد زمان اور مسیح دوران کے ذریعہ دنیا پر ظاہر کر دیا ہے۔

پھر عربی زبان میں بھی یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقابلہ نہ کر سکے۔ اعجاز احمدی کا قصیدہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے دماغ کو ابھی تک پریشان کر رہا ہے۔ اور انکی ہزیمت و شکست کا زندہ گواہ ہے۔

پھر مباہلہ تھا جس کا چیلنج حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۷ء میں دیا۔ اس کو بھی مولوی صاحب مختلف حیلوں اور بہانوں سے ٹالتے رہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ کہ اس کے متعلق فیصلہ ہو جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرمایا اور فرمایا اجیب دعوۃ الداع اذا دعان اس دعا کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "آخری فیصلہ" کا اشتہار شائع کیا۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا رنگ آگیا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اگر مقابلہ کرتے تو مرتے۔ اور اگر فرار اختیار کرتے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ظاہر ہوتی۔

تصرف الٰہی

میرا ذاتی عقیدہ ہے۔ کہ یہ تصرف الٰہی صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر تک محدود نہ رہا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے دشمن کے قلم سے بھی ایسے الفاظ نکلوا دیئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے کذب و افترا اور اخفاء حق پر تا قیامت گواہ رہیں گے۔ اور واقعہ میں یہ حیرت انگیز بات ہے کہ اس قسم کا دشمن دین قسم کھانے کے متعلق اعلان کرنے کے بعد یہ استدعا کرے کہ مجھے موت نہیں چاہیئے۔ کیونکہ میں مر گیا تو مجھے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اگر آپ سچے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ اور جیسا کہ آپ کا دعویٰ ہے اللہ تعالیٰ آپ کی دعائیں قبول کرتا ہے تو آپ میرے لئے دعا کریں۔ میں زندہ رہوں تا آپ کی صداقت کے نشانات دیکھوں۔ اس قسم کے الفاظ کا مولوی ثناء اللہ صاحب کے قلم سے نکلنا اس قدر دور از قیاس امر تھا کہ پہلے مولوی ثناء اللہ صاحب ان الفاظ کے سننے پر انکار کر دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ میں نے کہے نہیں۔ اور جب الفاظ دکھائے جاتے ہیں تو خود ہی تعجب کرتے ہیں۔ کہ کیا کبھی ان کی طرف سے ایسی درخواست ہو سکتی ہے۔ اور ناظرین کرام سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ کیا ان کے قلم سے ایسے الفاظ نکل سکتے ہیں اور جب الفاظ دکھا کر یہ پوچھا جاتا ہے۔ کہ ان کا مطلب بتاؤ یا ہمارے بیان کردہ مطلب کی تردید کرو۔ تو نہ خود ہی کوئی مطلب بتاتے ہیں۔ اور نہ ہمارے بیان کردہ مطلب کی تردید کرتے ہیں۔ عجیب خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ کہ کسی ایک پرچہ میں بھی ہمارے اس مطالبہ کا جواب تک نہیں دیا جاتا۔

مولوی صاحب یہ ہے اللہ تعالیٰ کے پنجے کی گرفت جس سے کوئی دشمن بچ نہیں سکتا رہی یہ بات کہ یہودیوں کا یہ شیوہ ہے۔ کہ یحرفونہ من بعد ما عقلوہ وھم یعلمون۔ اس پر مولوی صاحب عمل کرتے رہے ہیں کر رہے ہیں اور کرتے چلے جائینگے مگر مولوی صاحب کو یہ باتیں کوئی فائدہ نہیں دینگی۔ اور نہ ہی زندگی کے وہ دن جو ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشانات دیکھنے کے لئے دیئے گئے ہیں کوئی فائدہ دے سکتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ وہ توبہ کریں۔ عبرت حاصل کریں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر کے ہدایت پائیں۔

دو قسم کے گروہ

دنیا میں دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں ایک گروہ باشرم باحیا باغیرت اور باعزت لوگوں کا ہوتا ہے۔ یہ لوگ اپنی شکست اور دشمن کی کامیابی کو موت سے بدتر سمجھتے ہیں اسی لئے یہ مشہور ہے۔ کہ ذلت کی زندگی سے عزت کی موت بہتر ہے۔

دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہوتا ہے۔ جو محض حیوانی جذبہ کے ماتحت زندگی کو ترجیح دیتا ہے۔ خواہ وہ زندگی کیسی ہی ذلیل شکست خوردہ اور نامرادی کیوں نہ ہو۔ یہودی صفت لوگ عام طور پر آخر الذکر گروہ میں شامل ہوتے ہیں۔ چنانچہ قرآن شریف میں آتا ہے۔ "ولتجدنھم احرص الناس علی حیوۃ ومن الذین اشرکوا۔ یود احدھم لو یعمر الف سنۃ"۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی مشرکوں سے بھی زیادہ دنیا کے حریص ہیں۔

ایسے لوگوں کے دنیا میں موجود ہوتے ہوئے مولوی ثناء اللہ صاحب پر یہ ثابت کرنا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اگر اس وقت مقابلہ کر کے ہلاک ہو جاتے۔ تو ان کی وہ ہلاکت موجودہ نامراد زندگی سے بہتر ہوتی ثابت ہی مشکل امر ہے

صداقت احمدیت کے نشانات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشانات مولوی صاحب روزانہ دیکھ رہے ہیں ہر سورج جو نکلتا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ترقی اور کامیابی پر گواہی دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں پوری ہو رہی ہیں۔ جماعت اپنی تعداد میں اپنی طاقت میں اپنے وقار میں خدمت اسلام کے مواقع میں دنیاوی وجاہت اور مال و دولت میں اشاعت اسلام

اور خدمت قرآن میں تائید و نصرت الٰہی کے حصول اور دشمنوں کی ذلت و شکست میں ترقی کر رہی ہے۔ اور مولوی صاحب روزانہ یہ ترقی اور نصرت الٰہی دیکھتے ہوئے بجائے عبرت حاصل کرنے اور ہدایت پانے کے حسد اور دشمنی میں بڑھتے جا رہے ہیں۔ اور قل موتوا بغیظکم کا مصداق ہو رہے ہیں اب اس بھلے مانس کو کون سمجھائے۔ کہ تمہاری زندگی موت سے بدتر ہے۔ اور اس نامراد حیات پر کوئی معقول باحیا اور باعزت شخص رشک نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی ایسی زندگی تمہاری سچائی کی دلیل ہے یہ زندگی تو تمہیں محض اس لئے دی گئی تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آخری فیصلہ میں یہ تحریر فرمایا تھا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب "جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے" (اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء)

مولوی ثناء اللہ صاحب کیوں زندہ ہیں

مولوی صاحب آپ نے اسوقت اس کے نیچے یہ لکھ دیا۔ "آجکل طاعون سے مر جانا کونسی بڑی بات ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کوئی ایسی نشانی دکھاؤ جو ہم بھی دیکھ کر عبرت حاصل کریں مر گئے تو کیا دیکھیں گے اور کیا ہدایت پائیں گے۔ اور اگر مر گئے تو ہم کس کو الزام دیں گے۔ اس لئے آپ خدا سے دعا کریں کہ کوئی ایسی علامت مع تاریخ مقرر کریں جسے دیکھ کر ہم بھی آپ کی ہدایت سے مستفیض ہوں۔" (وطن)

سو مولوی صاحب آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا اور خدائی فیصلہ کے ماتحت صرف اسی لئے زندہ ہیں تا نشان دیکھیں اور ہدایت پائیں۔ آپ کے ان الفاظ کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے آپ سے اپیل کی تھی کہ شاید مرور زمانہ سے آپ کے دل میں سچائی کے قبول کرنے کی کوئی حرکت پیدا ہوئی ہو۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ آپ ابدی محروموں کی فہرست میں خدا کے نزدیک شمار کئے جا چکے ہیں۔ اور یہ زندگی بھی خدا نے محض اس لئے دی ہے۔ تا مولوی صاحب کی زندہ رہنے کی آرزو پوری ہو مگر آپ کی یہ زندگی ہزار موت سے بدتر ہے کیونکہ آپ کی زندگی کا ہر لحظہ حسرتوں اور ناکامیوں کا مجموعہ ہے۔ آپ نے اپنی زندگی کا مقصد یہ بنا رکھا تھا کہ سلسلہ احمدیہ کو تباہ و برباد کر دیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے آپکو زندہ رکھ کر دنیا پر یہ ظاہر کر دیا ہے۔ کہ خدائی سلسلے کسی مولوی کی مخالفت سے تباہ نہیں ہوتے بلکہ دن دونی رات چوگنی ترقی کرتے ہیں۔ اور مخالفت کرنے والے خود بخود دنیا میں ذلیل اور معدوم ہوتے چلے جاتے ہیں اور ان کی منہ مانگی زندگی ان کے لئے لعنت ثابت ہوتی ہے ؎

ترک کن ایں خشک ناں را ہوش کن فرزانہ باش
گر خرد مندی پئے آں مائدہ دیوانہ باش

جناب مولوی محمد علی صاحب اور انکے رفقاء مخالفین احمدیت کی صف میں

غیر مبایعین اصحاب کیلئے قابل غور موازنہ

(۲)

ایک گذشتہ مضمون میں خاکسار نے حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام اور مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے اور ان کے رفقاء کی چند تحریریں مسئلہ نبوت کے متعلق بطور موازنہ پیش کی تھیں۔ ان تحریرات پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ کم از کم مندرجہ ذیل امور میں ہمارے غیر مبایع دوست سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہے ہیں۔

(۱) مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "نبوت کا دعویٰ نہیں کیا" لیکن بالکل یہی فقرہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے پیش کیا گیا۔ تو حضور نے اسے غلط قرار دیا۔ بلکہ اس کی تردید کرنے کے لئے ایک رسالہ تصنیف فرمایا۔ جس میں اپنے دعوے نبوت کو نہایت وضاحت سے بیان فرمایا

(۲) غیر مبایعین آیت خاتم النبیین کو ختم نبوت کی ایک دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ لیکن حضرت اقدس علیہ السلام کے نزدیک اسی آیت میں ایک امتی نبی کی پیشگوئی موجود ہے۔ جس کی "ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں" ہے۔

(۳) مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک "محدثیت بھی اپنے اندر نبوت کا ایک رنگ رکھتی ہے" اس لئے حضرت مسیح موعود کی نبوت بھی مولوی صاحب کے نزدیک اصل میں "محدثیت" ہی ہے۔ لیکن اس کے بالکل برعکس سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آپ کو ایک ایسے نبی کے طور پر پیش فرماتے ہیں۔ جو لغت کی کسی کتاب کی رو سے بھی "محدث کے ہم معنی نہیں ہے۔"

اب میں غیر مبایعین سے ایک ایک فرد سے بہ منت عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ خدارا اپنے طرز کا جائزہ لیں۔ اور انصاف کے ساتھ بتائیں کہ کون "حضرت مسیح موعود کے ارشادات کو پاؤں کے نیچے روند رہا ہے"

(مولوی محمد علی صاحب) ہم یا خود آپ لوگ۔ دیکھئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے۔ وہ اطاعت بھی کرتا ہے ہر حال میں مجھے حکم ٹھیراتا ہے۔ ہر ایک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے جو ایسا نہیں کرتا وہ مجھ سے نہیں۔" (اربعین صـ۳)

ہمارے غیر مبایع بھائیو! خشیت اللہ کو دل میں جگہ دیتے ہوئے۔ حضرت اقدس علیہ السلام کا مندرجہ بالا ارشاد پڑھئے اور غور کیجئے۔ کہ آپ کا طرز عمل آپ کو کیا ثابت کر رہا ہے؟

ع "ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی"

اب میں غیر مبایعین کے دوسرے مابہ النزاع مسئلہ یعنی "کفر و اسلام" کے متعلق چند تحریریں بطور موازنہ پیش کرتا ہوں۔ تا دنیا معلوم کر سکے کہ ہمیں نصیحتیں کرنے والے خود کس حد تک اس زمانہ کے عظیم الشان حکم و عدل کے مسلک کو سر آنکھوں پر رکھتے ہیں۔

مسئلہ کفر و اسلام

مولوی محمد علی صاحب کا مذہب

(۱) بانی سلسلہ کا دعویٰ مجددیت کا تھا۔ ان کا اسی حد تک ماننا ضروری ہے۔ جیسے پہلے مجددین کا۔ اس لئے کوئی کلمہ گو بانی سلسلہ پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہو سکتا۔" (ہر ایک مسلمان کو ثالث بننے کی دعوت)

(۲) (ا) "جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے وہ مسلمان ہے۔ اور اسے کافر کہنے والا دشمن اسلام ہے۔

(ب) جو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرتا ہے وہ مسلمان ہے۔۔۔۔ جو قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہے وہ خدا اور اس کے رسول کے عہد کے مطابق مسلمان ہے اور اسے کافر کہنے والا خدا اور اس کے رسول کے عہد کو توڑتا اور اپنی ہوا و ہوس کی اتباع کرتا ہے" (ردتکفیر صـ۹)

(۳) (ا) "حضرت مرزا صاحب کی کوئی ایسی تحریر میری نظر سے نہیں گذری جس میں آپ نے اپنے دعوی کے نہ ماننے والوں کو کافر کہا ہو" (انجمن حمایت اسلام کے اشتہارات)

(ب) "بانی سلسلہ احمدیہ اپنے منکروں کو کافر نہیں سمجھتے تھے" (ہر ایک مسلمان کو ثالث بننے کی دعوت)

حضرت مسیح موعودؑ کا مذہب

(۱) "ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہونچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے" (حقیقۃ الوحی صـ۱۶۳)

(۲) "میں وہی موعود و مظہر ہوں۔ اور نور مطہر ہوں۔ تو مجھ پر ایمان لا اور انکار کرنے کے کافروں میں سے مت بن۔" (ترجمہ از خطبہ الہامیہ صـ۱۵۹)

(ب) "یہ نہایت معزورانہ خیال ہے کہ کوئی یہ کہے کہ مجھے خدا کے نبیوں اور رسولوں کی ضرورت نہیں۔۔۔۔ کیا میں نماز نہیں پڑھتا۔ یا روزہ نہیں رکھتا یا کلمہ گو نہیں ہوں" (لیکچر سیالکوٹ صـ۳۲)

(۳) "یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے۔ کیونکہ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ افترا کرنے والا سب کافروں سے بڑھ کر ہے۔۔۔۔۔ اور اگر میں مفتری نہیں اور مومن ہوں۔ تو اس صورت میں وہ میری تکذیب اور تکفیر کے بعد کافر ہوئے۔" (حقیقۃ الوحی صـ۱۶۳)

مندرجہ بالا تحریرات کی روشنی میں ذرا غور کیجئے کہ ایک اسی مسئلہ میں جناب مولوی محمد علی صاحب کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کا کس حد تک احترام منظور ہے۔

(۱) مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک حضرت بانیٔ سلسلہ "صرف ایک مجدد تھے اور بس"۔ لہٰذا ان کے انکار سے مسلمانوں کے اسلام میں کوئی فرق نہیں آتا لیکن سیدنا حضرت اقدس علیہ السلام صاف واضح اور غیر مبہم الفاظ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے "منکرین مسلمان" نہیں ہیں۔

(۲) مولوی محمد علی صاحب نہایت جرأت کے ساتھ فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص کلمہ پڑھنے۔ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے اور اپنے تئیں مسلمان کہنے والے کو کافر کہتا ہے۔ وہ دشمن اسلام ہے۔ خدا اور اس کے رسول کے عہد کو توڑنے اور اپنی ہوا و ہوس کی اتباع کرنے والا ہے برعکس اس کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منکرین کو باوجود کلمہ کے اقرار۔ نماز پڑھنے اور اپنے آپ کو مسلمان کہنے کے صاف الفاظ میں کافر کہتے اور مولوی محمد علی صاحب کے خیال کو "نہایت مغرورانہ خیال" قرار دیتے ہیں۔

(۳) مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "نہ ماننے والے" اور "کافر کہنے والے" کے درمیان بہت بڑا فرق ہے اس لئے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے "نہ ماننے والوں" کو کافر کہنے سے گریز کرتے ہیں۔ لیکن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام "نہ ماننے والوں" اور "کافر کہنے والوں" کو "اللہ تعالےٰ کے نزدیک ایک ہی قسم میں" داخل سمجھتے ہیں۔ فرمایئے کیا اسی کا نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کو "سر آنکھوں پر رکھنا" ہے۔ کیا حضور کے پیروان میں سے کسی کا یہ حق ہے۔ کہ حضور کے واضح اور واضح الفاظ سے ایسی بے پرواہی اور تحقیر کا سلوک بھی کرتا چلا جائے۔ اور یہ بھی کہتا چلا جائے کہ "ہم تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی تحریر سے روگردانی نہیں کرتے"۔ "ہم تو وہی کہتے ہیں۔ جو حضورؑ نے خود کہا"۔

(احباب قادیان سے اپیل)

(باقی آئندہ)

خورشید احمد بھاٹی گجٹ لاہور

تبلیغ بیرون ہند

احمدیہ دارالتبلیغ مشرقی افریقہ کی رپورٹ

(از جنوری تا اپریل ۱۹۴۱ء)

مخالفین کا بلوہ

عرصہ زیر رپورٹ میں جیسا کہ میں قبل ازیں لکھ چکا ہوں۔ مخالفین کی طرف سے ایک خاص سازش کے ماتحت فتنہ و فساد کھڑا کیا گیا۔ پولیس نے بلوہ کرنے والوں پر مقدمہ دائر کیا۔ اور مسٹر ٹرائپ کی عدالت سے اڑتالیس ملزموں میں سے قریباً چالیس کو قید و جرمانہ اور بیدوں کی سزا دی گئی۔ ان سزا پانے والوں میں بعض افریقن شیوخ اور مولوی بھی شامل ہیں مجسٹریٹ صاحب نے اپنے فیصلہ میں واضح الفاظ میں یہ تحریر کیا ہے۔ کہ احمدیوں نے اس موقعہ پر تعمیر مسجد کے سلسلہ میں جسقدر بھی کارروائی کی وہ کامل طور پر قانون کے اندر تھی۔ اور کوئی بات خلاف ضابطہ نہیں کی گئی تھی۔ برعکس اس کے مخالفین نے شروع سے لے کر آخر تک نہ صرف قانون وقت اور حکومت کے خلاف تمام کارروائی کی۔ بلکہ اسلامی تعلیم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے بھی خلاف کارروائی کر کے متعدد غیر مسلموں کے دلوں میں غلط خیال پیدا کر دیا ہے۔ کہ نعوذ باللہ اسلام عبادت گاہوں اور مذہبی امور میں فتنہ ڈالنے اور جبر و اکراہ کی اجازت دیتا ہے۔

تحریری کام

ترجمہ قرآن کریم سواحیلی زبان میں گذشتہ رپورٹ کے بعد سے لیکر اس وقت تک مزید چار سپاروں کا بفضل خدا کیا گیا ہے۔ گویا اس وقت تک دس سپاروں کا ترجمہ بفضل الٰہی کیا جا چکا ہے۔ اس کام کے علاوہ ۱۵۰ کے قریب خطوط لکھے گئے۔ یہ خطوط مقامی حکام۔ گورنمنٹ۔ مرکز اور مشرقی افریقہ کی احمدیہ جماعتوں کی مختلف ضروریات و تحریکات کے پیش نظر لکھے گئے۔ علاوہ ازیں گذشتہ چار ماہ کی ڈائری روزانہ لکھی جاتی رہی جس میں اہم امور کا اندراج کیا جاتا رہا۔ مزید برآں تیرہ کہانیاں احمدیت و اسلام کی تاریخ سے افریقن بچوں کے لئے سواحیلی زبان میں تیار کی گئیں۔ رسالہ سواحیلی کیلئے "اسلام اور امن عالم" مضمون مولانا جلال الدین صاحب شمس کا سواحیلی میں ترجمہ کیا گیا۔ "نبوت رحمت ہے"۔ کے عنوان سے ایک مضمون سواحیلی میں لکھا گیا۔ ماروین مشن والوں کی طرف سے ایک پمفلٹ بعنوان "میں نے عیسائیت کو کیوں قبول کیا"؟ شائع ہوا تھا۔ اس میں اسلام و عیسائیت کا مقابلہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق نہایت ہی دلآزار الفاظ میں بعض واقعات کو بیان کیا گیا تھا۔ اس کے جواب کے لئے نوٹس تیار کئے۔ اور کچھ حصہ جواب کا بھی لکھا گیا انشاء اللہ بعد تکمیل شائع کیا جائے گا۔ نیز نومبر میں ہماری طرف سے ایک ہزار شلنگ انعامی اشتہار حیات مسیح ثابت کرنے والے کیلئے جو شائع کیا گیا تھا۔ اس کے جواب میں ممباسہ۔ دارالسلام اور زنجبار سے جوابات سواحیلی و عربی میں شائع کئے گئے۔ ان میں سے بعض کے جوابات بھی تیار کئے گئے ہیں۔

نشر و اشاعت

عرصہ زیر رپورٹ میں رسالہ سواحیلی کا جنوری نمبر دو ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا اس نمبر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے بعض ارشادات اور وفات مسیحؑ پر ایک مفصل مضمون چھاپا گیا۔ اور مشرقی افریقہ کے مختلف شہروں میں تقسیم کیا گیا۔ اس کے علاوہ دس ہندوستانیوں کو آسمانی آواز پمفلٹ بذریعہ ڈاک روانہ کیا گیا۔ تین معزز ہندوستانیوں کے نام رسالہ ریویو لگوایا گیا۔ اب تجویز ہے۔ کہ "الفضل" کا خطبہ نمبر بعض شرفاء کے نام لگوایا جائے۔ اس غرض کے لئے فنڈز کا مناسب انتظام ہونے پر جلد ہی اس تجویز کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ اسکے علاوہ عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل کتب و اشتہارات افریقن اور دیگر لوگوں کو پڑھنے کے لئے دیئے گئے۔ (۱) احمدیہ کمیونٹی اور حکومت برطانیہ" (۲) احمدیہ البم۔ (۳) سواحیلی کتاب اسباق الاسلام و سواحیلی نماز۔ (۴) The way to peace (۵) اسلام کیا ہے؟ (۶) کشتی نوح (۷) اسلام اور غلامی۔ مزید برآں اس عرصہ میں اس ملک کے مؤقر اخبارات میں سلسلہ احمدیہ کا مختلف رنگوں میں ذکر آیا ہے (۱) اخبار الفلق (عربی) زنجبار سے شائع ہوتا ہے۔ اس نے ہمارے ایکہزار شلنگ انعامی اشتہار کا ترجمہ عربی میں شائع کیا۔ اور پھر اس کے جواب میں دو مضمون مختلف اشخاص کی طرف سے چار قسطوں میں شائع کئے۔ (۲) ٹانگانیکا سٹنڈرڈ میں مکرم ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب کے ایک مکتوب کا خلاصہ شائع کیا گیا۔ کہ احمدیہ جماعت جنگ کے لئے قرضہ بغیر سود کے دے گی۔ کیونکہ اسلام میں سود لینا جائز نہیں۔ اور باقی مسلمانوں کو بھی تحریک کی گئی۔ (۳) "Membo leo" سواحیلی اخبار جسے حکومت شائع کرتی ہے۔ اس میں ہماری بعض مساعی اور جنگ میں افریقن احمدیوں کی طرف سے چندہ دینے کا ذکر اور میری ایک تقریر کا خلاصہ شائع ہوا۔ کہ حکومت کی اس موقعہ پر امداد کرنی چاہیئے۔ اور حکومت انگریزی باقی حکومتوں کے مقابلہ میں کیوں اچھی ہے (۴) الیسٹ افریقن سٹنڈرڈ نیروبی سے شائع ہوتا ہے۔ اس کے دو نمبروں میں سلسلہ کا ذکر عمدہ الفاظ میں آیا ہے ایک نمبر میں محترمی سید محمود اللہ شاہ صاحب کے مضمون "جنگ اور ہندوستان" کا خلاصہ شائع کیا گیا۔ اور ساتھ ہی آپ کا فوٹو۔ اس طرح اس تقریر کے خلاصے بعض دیگر اخبارات نے بھی جو ممباسہ سے نکلتے ہیں شائع کئے۔

تعلیم و تربیت

جنوری میں دینی تعلیم کے سلسلہ میں خاکسار نے اسلامی کہانیوں کو ایک خاص رنگ میں تیار کر کے یہ انتظام کیا۔ کہ ایک کہانی روزانہ سنائی جائے۔ چنانچہ تیرہ کہانیاں طالبعلموں کو احمدیت و اسلام کے متعلق سنائیں۔ اور خدا کے فضل سے طالب علموں نے کافی دلچسپی ان کہانیوں کے سننے میں لی۔ بڑی کلاس کے لڑکوں کو ایک کتاب حدیث کی جو ایکسو دس حدیثوں پر مشتمل ہے۔ پڑھائی گئی۔ قرآن مجید اور قاعدہ لیسرنا القرآن اور دیگر دینی امور کے متعلق بھی مناسب تعلیم پروگرام کے ماتحت دی جاتی ہے۔ گورنمنٹ سکول ٹبورا میں مسلمانوں کے لڑکوں کو ہفتہ میں دو بار مذہبی تعلیم دینے کا کام سب سے پہلے میں نے آکر شروع کیا

بیرون ہند کے مخلصین کی شاندار قربانیاں

زمیندارا اور بیرون ہند کی جماعتیں ۳۰ جون کو یاد رکھیں

بیرون ہند کی جماعتوں اور افراد کے متعلق گذشتہ ہفتہ میں یہ شائع کیا جا چکا ہے۔ کہ جو لوگ ۳۰ جون تک اپنا چندہ ارسال کریں گے۔ ان کے نام ۳۰ جون کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کیلئے پیش کئے جائیں گے۔ اور یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ ہندوستان کی زمیندارا جماعتیں اور ان کے افراد بھی کوشش کریں کہ ان کا وعدہ ۳۰ جون تک پورا ہو جائے۔ بلکہ ہندوستان کی دوسری جماعتیں بھی۔ مگر بیرون ہند کے جن افراد نے اپنے وعدوں کو ۱۴ مئی تک سو فی صدی پورا کر دیا ہے۔ اور ان کے نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کئے جا چکے ہیں۔ ان کی فہرست ذیل میں اس لئے دی جاتی ہے۔ کہ وہ جو ادا نہیں کر سکے سرگرمی سے کوشش کر کے اپنا وعدہ پورا کریں۔

- قاضی محمد رشید صاحب۔ والدہ مرحومہ ہمشیرہ و اہلیہ و پسران و دختران سوڈان ۱۲۵/- روپے
- بابو محمد عبد اللہ صاحب امرتسری سوڈان ۶۰/- "
- بابو برکت علی صاحب " ۵/۶ "
- شیخ ظہیر محمد صاحب جاوی " ۱۷/- "
- بابو عبد المالک صاحب " ۲۰/- "
- ڈاکٹر خلیفہ تقی الدین احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ ملایا ۱۲/- "
- عنایت اللہ صاحب معہ والدہ صاحبہ مرحومہ نیروبی ۴۷/- شلنگ
- مرزا یعقوب بیگ صاحب گارڈ افریقہ ۶۰/- "
- محمد عارف صاحب بٹ نیروبی ۲۴/- "
- بشیر احمد صاحب بٹ " ۹/- "
- محمد افضل صاحب بٹ معہ والدہ صاحبہ " ۲۶/- "
- محمد عبد اللہ صاحب بنگوی زنجبار ۱۰/- "
- چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب گارڈ ٹبورا ۲۰/- "
- محمد اصغر صاحب نون معہ اہلیہ " ۵۰/- "
- اہلیہ صاحبہ شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ ۸/- "
- بابو عبد الحکیم جان صاحب ٹانگا ۱۰۵/- "
- بابو محمد عبد اللہ صاحب ادر بسیر۔ اہلیہ صاحبہ و والدہ صاحبہ ۵۵/- ۹/۸ روپے سالہائے ماسبق کا ملا کر ۲۱۹/۱۰ روپے داخل فرماتے ہیں

- قاضی عبد السلام صاحب بھٹی ممباسہ۔ اہلیہ بچگان ہمشیرہ مرحومہ ۳۷۳ شلنگ
- عبد الغفور صاحب کرٹاک معہ اہل و عیال ۲۲۵/- "
- مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ ابن بابو فقیر علی صاحب سیرالیون ۱۲۲/- روپے سال پنجم بھی ادا ہو گیا۔ جزاکم اللہ
- حافظ جمال احمد صاحب مارشیس ۳۰/- روپے
- جمیلہ بنت " " " ۱۰/- "
- سبحان فرید حسین " " ۱۲/- "
- ماسٹر علی سیسی صاحب سیرالیون ۱۳/۴ "
- لطیف بخت صاحب مارشیس ۱۵/- "
- ڈاکٹر صلاح الدین احمد صاحب کمپالہ معہ اہلیہ صاحبہ ۸۲۰/- شلنگ
- ڈاکٹر صلاح الدین احمد صاحب کمپالہ از والدہ و والد صاحب ۶۹/- شلنگ
- چوہدری محمد یوسف صاحب کمپالہ ۹۰/- "
- شیخ محمد اکرم صاحب " ۵۶/- "
- نذیر احمد صاحب گھوکھر (اول تا ششم بھی ادا کر دیا) ۱۱/- "
- قاری محمد یٰسین صاحب ٹانگا ۷۱/- "
- شیخ غلام مصطفیٰ صاحب بٹ معہ ہمشیرہ صاحبہ ۴/- "

فائنانشل سیکرٹری تحریک جدید

تشخیص بجٹ سال ۴۲-۱۹۴۱ء کیلئے ضروری اعلان

ابھی تک بہت کم جماعتوں نے بجٹ برائے سال حال یعنی ۴۲-۱۹۴۱ء تشخیص کر کے بھجوائے ہیں۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ عہدہ داران مال کو تاکید کی جاتی ہے۔ کہ برائے مہربانی اس بارے میں فوری توجہ فرما کر اپنی اپنی جماعت کا بجٹ بہت جلد تشخیص کر کے بھجوائیں۔ انسپکٹر صاحبان بیت المال جو دورے پر ہیں۔ ان کو بھی تاکید ہے کہ اپنے اپنے حلقہ جات کے بجٹ جلد تشخیص کروا کر بھجوائیں۔

ناظر بیت المال

قابل توجہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ

جماعتہائے احمدیہ کے سیکرٹریان تعلیم و تربیت کو توجہ دلاتے ہوئے کئی بار اعلان کیا گیا ہے کہ ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک ماہواری رپورٹ مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے۔ مگر افسوس کہ بہت کم جماعتوں نے اس طرف توجہ دی ہے۔ مہربانی کر کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ توجہ فرماویں۔

ناظر تعلیم و تربیت

وی۔ پی وصول فرمانے کے لئے تیار رہیں

گذشتہ اعلانات کے مطابق وی۔ پی ڈاکخانہ میں دیئے جا چکے ہیں۔ اب احباب کا فرض ہے۔ کہ انہیں وصول فرمالیں۔ جو احباب ادائیگی کا وعدہ کر چکے ہیں۔ وہ براہ کرم جلد سے جلد چندہ ادا فرماویں۔ محاسب کے ذریعہ ماہوار رقوم ارسال کرنے والے اصحاب سے استدعا ہے۔ کہ وہ پوری باقاعدگی سے چندہ ارسال فرمایا کریں۔ بعض اوقات دوست کئی کئی ماہ خاموش رہتے ہیں۔ اور جب انہیں وی۔ پی بھیجا جائے۔ تو اس بنا پر واپس کر دیتے ہیں۔ کہ انہوں نے ماہوار ادائیگی کا اقرار کیا ہوا ہے۔ حالانکہ محض اقرار کچھ بھی چیز نہیں۔

کاغذ کی اس شدید گرانی کے وقت میں جبکہ اخبارات موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہیں ایک دوست کو بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جو وی۔ پی واپس کر کے "الفضل" کی مالی مشکلات میں اضافہ کرنیکا موجب ہو ایسے وقت میں صرف وہی دوست اس غلطی کا مرتکب ہو سکتا ہے جس کے سینہ میں حساس دل نہیں۔

خاکسار مینیجر "الفضل"

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۳ جون۔ آزاد فرانسیسی فوجوں کے دستے جو دمشق کی طرف بڑھ رہے تھے۔ انہوں نے اب کسوئی کو گھیرے میں لے لیا ہے۔ یہ جگہ دمشق سے صرف دس میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور دمشق کے بچاؤ کا اہم مورچہ ہے اس علاقہ میں دو دیہات پر آزاد فرانسیسیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ وسطی علاقے میں ہماری فوجیں مرج الیوب سے آگے نکل گئی ہیں۔ یہ شہر فتح ہو چکا ہے۔ سمندری کنارے کے محاذ پر انگریزی فوجیں سیدون کے قریب جو بیروت سے ۲۰ میل جنوب کی طرف ہے پہونچ چکی ہیں۔ اب تک سات آٹھ سو فرانسیسی پکڑے گئے ہیں۔ یا شاید خود آزاد فوجوں سے آملے ہیں۔ ایک اور فوج جو عراق کی اور شام کی سرحد کے ساتھ ساتھ بڑھ رہی تھی۔ راس العین تک پہونچ گئی ہے۔

لنڈن ۱۳ جون ابے سینیا میں صرف جما ہی ایک ایسا علاقہ تھا۔ جہاں اطالوی مقابلہ کر رہے تھے۔ مگر اب یہ بھی گھیرے میں لیا جا رہا ہے۔ انگریزی فوجوں کے دو دستے دریائے اومو کو پار کر کے اس سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر ایک دوسرے سے مل گئے ہیں۔

بغداد ۱۳ جون۔ عراق کے وزیر اعظم جمیل مدفعی نے ایک براڈکاسٹ میں کہا ہے۔ کہ حکومت ان لوگوں کے خلاف کڑی کارروائی کر رہی ہے۔ جنہوں نے پچھلے دنوں ملک میں بغاوت برپا کی تھی۔ رشید عالی نے غیر ملکی مقصدین سے مل کر ملک کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔

لنڈن ۱۳ جون۔ رائل ایئر فورس نے کل رات روہر کے صنعتی علاقہ میں شدید حملے کئے۔ جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے ایسے حملے پہلے نہیں ہوئے تھے۔ بہت سے بھاری بم گرائے گئے جن سے کئی جگہ آگ لگ گئی۔ جرمن طیاروں نے برطانیہ پر بہت کم سرگرمی دکھائی۔ مشرقی انگلینڈ کے ایک شہر پر کچھ بم برسائے گئے۔ مگر کوئی نقصان نہ ہوا۔ آج صبح شمال مشرقی کنارے کے پاس کچھ سرگرمی دکھائی۔ مگر کسی جہاز نے کنارے کو پار نہیں کیا۔

لنڈن ۱۳ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گذشتہ ماہ دشمن کے حملوں سے برطانیہ میں ۵۳۹۴ آدمی مارے گئے اور ۵۱۸۱ زخمی ہوئے ۷۵ لاپتہ ہیں۔ اور خیال ہے کہ وہ بھی مارے گئے۔ نازیوں نے اگست ۱۹۴۰ء میں برطانیہ پر شدید ہوائی حملے شروع کئے تھے اب تک ان حملوں ۳۹۶۷۸ آدمی مر چکے ہیں۔ گذشتہ ماہ مرنے والوں میں ۲۵۱۰ مرد۔ ۱۹۹۴ عورتیں اور ۷۵۳ سولہ سال سے کم عمر کے بچے ہیں۔

واشنگٹن ۱۳ جون معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکن گورنمنٹ برلین کو ایک سخت چٹھی ارسال کر رہی ہے۔ اور امریکن جہاز "رابن مور" کی غرقابی پر کارروائی کرنے والی ہے۔ اس چٹھی میں اس جہاز کے ڈوبنے سے جو جانی اور مالی نقصان ہوا ہے اس کا ہرجانہ طلب کیا جائے گا۔ اور مطالبہ کیا جائے گا۔ کہ جرمنی یقین دلائے کہ آئندہ ایسی کارروائی کا اعادہ نہ ہوگا۔

قاہرہ ۱۳ جون۔ اریٹریا کی آخری اطالوی بندرگاہ عصب پر بھی قبضہ ہو گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کو فتح کرنے میں ایک پنجابی رجمنٹ نے خاص حصہ لیا ہے۔

لنڈن ۱۳ جون۔ کل یہاں اتحادی ممالک کے نمائندوں کی ایک کانفرنس ہوئی۔ کینیڈا۔ نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا کی طرف سے ان کے ہائی کمشنر اور برطانیہ کی طرف سے مسٹر چرچل شامل ہوئے۔ بلجیم۔ یونان۔ ہالینڈ۔ لکسمبرگ پولینڈ وغیرہ کے نمائندے بھی تھے۔ مسٹر چرچل نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ آخر کار ہم ضرور فتح پائیں گے۔ اور ہٹلر کے منحوس وجود سے عالم کو پاک کر دیا جائے گا۔ ممکن ہے۔ ہٹلر اپنی لعنت کو افریقہ اور ایشیا میں بھی پھیلا سکے۔ مگر اس کے فتنہ کی مقبر جز اثر برطانیہ میں ہی ہنگی۔ ہم ہر جگہ اس کا تعاقب کریں گے اور اسے کبھی بھی چین نہ لینے دیں گے۔

لنڈن ۱۲ جون۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے آج صبح فلسطین کی بندرگاہ حیفہ پر بمباری کی۔ مگر بہت تھوڑا نقصان کر سکے۔

لنڈن ۱۲ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ برطانیہ کے دو جنگی جہاز لیبیا کے کنارے کے پاس دشمن کے ساتھ ایک شدید بحری جنگ میں ڈوب گئے۔

لنڈن ۱۳ جون۔ آج پارلیمنٹ میں وزیر ہند سے ہندوستان کے متعلق سوالات کئے گئے۔ تو آپ نے کہا کہ میں نے ۲۲ اپریل کو جو بیان دیا تھا۔ فی الحال اس پر کوئی اضافہ کرنے کے قابل نہیں ہوں۔ اور یہ بھی نہیں کہہ سکتا۔ کہ کب بیان دے سکوں گا۔

دہلی ۱۳ جون۔ ملک معظم کے یوم پیدائش پر جو خطابات کی فہرست شائع ہوئی ہے اس میں نائب امیر البحر فٹنز ہربرٹ اور پنجاب کے فنانشل کمشنر مسٹر گاربٹ کو کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ خان بہادر شیخ نور محمد ڈپٹی کمشنر لائلپور کو او۔ بی۔ ای جسٹس اقبال احمد صاحب الہ آباد ہائیکورٹ اور رائے بہادر لالہ گوجرمل بنکر امرتسر کو سر کے خطابات دیئے گئے ہیں۔ شیخ جلال الدین صاحب احمدی سپرنٹنڈنٹ کمرشل برانچ این ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز کو خانصاحب کا خطاب دیا گیا ہے

لنڈن ۱۳ جون۔ برطانی گورنمنٹ کو وشی گورنمنٹ نے شام میں برطانوی فوجوں کے داخلے کے متعلق دو چٹھیاں لکھی تھیں۔ جنہیں مع ان کے جوابات کے آج شائع کر دیا گیا ہے۔ وشی گورنمنٹ نے لکھا تھا۔ کہ عراق کے جھگڑے کے دنوں میں جو جرمن اور جرمن ہوائی جہاز یہاں آئے تھے وہ سب جا چکے ہیں۔ صرف دو تین ٹوٹے پھوٹے جہاز اور دس جرمن یہاں ہیں۔ اور کہ برطانیہ کے خلاف وشی گورنمنٹ نے جرمنی سے کوئی ساز باز نہیں کی۔ اور وشی نے کوئی بھی ایسی بات نہیں کی۔ جس سے برطانیہ کے ساتھ جھگڑا اپڑے۔ ہاں ہم اپنے ملک کی حفاظت ضرور کریں گے۔ برطانی گورنمنٹ نے اپنے جواب میں ساز باز کی بحث میں پڑنے سے انکار کر دیا ہے اور صرف یہ لکھا ہے۔ کہ ہم نے صرف باتوں کی بنا پر کوئی کارروائی نہیں کی۔ پیتاں گورنمنٹ نے شام کو ہدایت کی تھی۔ کہ برطانیہ کے دشمنوں کی مدد کرے ہم فرانسیسیوں کا خون بہانا نہیں چاہتے۔ اور دونوں کی بھلائی اسی میں ہے۔ کہ پیتاں گورنمنٹ شام کو جرمن اڈہ بننے کی اجازت نہ دے۔

لنڈن ۱۳ جون۔ آج وشی کیبنٹ کا جلسہ ہوا۔ جس کے صدر مارشل پیتاں تھے

قاہرہ ۱۳ جون۔ ابھی ابھی معلوم ہوا ہے۔ کہ اتحادی فوجوں نے دمشق کو گھیرے میں لے لیا ہے۔ اور شاید فرانسیسی فوجوں سے کہا جا رہا ہے۔ کہ وہ ہتھیار ڈال دیں۔ تا زیادہ خونریزی نہ ہو۔ جو اتحادی فوج عراق میں سے ہو کر شام کی طرف بڑھ رہی تھی اس نے دائلزور پر قبضہ کر لیا ہے۔ آسٹریلین سپاہی بہت ہمت دکھا رہے ہیں۔ ایک آسٹریلین افسر مٹھی بھر آدمی اور مشین گن لے کر قلعہ خیم کی فصیل پر چڑھ گیا۔ اور اندر کود گیا۔ اس نے دشمن کی کئی مشین گنیں خراب کر دیں۔ اور دو آدمیوں کو پکڑ کر واپس اپنی فوج میں آ گیا۔

لنڈن ۱۳ جون۔ نازی ریڈیو برطانی جہازوں کے نقصان کے بارہ میں سخت مبالغہ آرائی سے کام لے رہا ہے۔ چنانچہ کہہ رہا ہے۔ کہ جنوری۔ فروری۔ مارچ۔ اپریل میں ۳۳۰۰۰۰۰ ٹن کے برطانی جہاز اس نے غرق کر دیئے ہیں۔ اس عرصہ میں ہمارے کل ۲۵۵۸۸۸ ٹن وزنی جہاز غرق ہوئے ہیں۔

شملہ ۱۳ جون۔ مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے ہندوستانی فوج کے لئے مزید چار ہزار رنگروٹ دینے کا اعلان کیا ہے۔ اور مہاراجہ صاحب فریدکوٹ نے ایک ہزار۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور [illegible] قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی